جملہ حقوق محفوظ

معراج العاشقین

تصنیف

حضرت بندگی مخدوم ابو الفتح صدر الدین سید محمد حسینی
گیسو دراز بندہ نواز شہباز بلند پرواز رحمۃ اللہ علیہ
(المتولد چہارم رجب سنہ ۷۲۱ ہجری والمتوفی شانزدہم ذیقعدہ سنہ ۸۲۵ھ)

بتصحیح و ترتیب

مولانا مولوی عبد الحق صاحب بی۔ اے۔ آنریری سکریٹری انجمن ترقی اردو
اورنگ آباد (دکن)

بہ سعی و اہتمام

خاکسار غلام محمد انصاری وفا مدیر تاج
بزیور طبع آراستہ گردید
سنہ ۱۳۴۳ھ

حضرت سیّد محمدؒ حسینی بندہ نواز گیسو دراز قدس سرہٗ کا فیض سرزمین دکن پر عام ہے۔ اُنکا مزار مرجع خلائق ہے اور ان کی تصانیف اب تک لوگ تلاش کر کر کے شوق سے پڑھتے ہیں۔ حضرت اُن بزرگانِ دین میں سے ہیں جن کی تصنیفات و تالیفات کثرت سے ہیں اور تقریباً سب کی سب فارسی میں ہیں۔ لیکن تحقیق سے یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ آپ نے بعض رسالے ہندی یعنے دکھنی اردو میں بھی تصنیف فرمائے ہیں۔

حضرت برہان الدین غریب اپنے مرشد کامل حضرت سلطان الاولیاء خواجہ نظام الدینؒ کے حکم سے

چارسو بزرگوں کے ساتھ دکن کی جانب روانہ ہوئے
اور یہاں پہنچ کر دولت آباد (روضہ) میں قیام فرمایا
اس مبارک اور اولوالعزم قافلے میں حضرت بندہ نوازؒ
کے والد بزرگوار سید یوسف معروف بہ شاہ راجو قتالؒ
بھی تھے[1] والد ماجد کے ساتھ خود حضرت اور اُن کی
والدہ ماجدہ بھی تشریف رکھتی تھیں۔ اُس وقت آپ کی
عمر چار، پانچ سال کی تھی۔ ابتدائی تمام تعلیم و تربیت
آپ کی یہیں ہوئی۔ ابھی آپ کی پندرہ سال کی عمر
تھی کہ والد نے رحلت فرمائی۔ حضرت راجو قتالؒ
کا مرقد خلد آباد میں اب تک موجود ہے۔ والد کے انتقال
کے بعد برداشتہ خاطر ہو کر والدہ ماجدہ کے ہمراہ دہلی
واپس تشریف لے گئے۔ سولہ سال کی عمر میں حضرت
نصیر الدین محمود چراغ دہلویؒ کی خدمت میں
حاضر ہوئے اور شرف ارادت حاصل کیا علوم باطنی
کی تحصیل حضرت شیخ سے اور علوم ظاہری کی مولانا شرف الدین
کیتھلی سے کی۔ جب حضرت شیخ نصیر الدینؒ کا وقت قریب
آیا تو آپ نے خلعت خلافت حضرت بندہ نوازؒ کو عطا
فرمایا۔ حضرت شیخ نے ۷۵۷ھ ہجری میں رحلت فرمائی۔

[1] بعض مورخین کو اس سے اختلاف ہے اور لکھا ہے کہ سید یوسف اس کے بعد آئے تھے ۱۲

اور اُن کی بجائے آپ مسندِ خلافت پر متمکن ہوئے
اور مُریدوں اور طالبوں کو تعلیم و تلقین فرمانے لگے
ایک مدت اسی میں مصروف رہے ۔ ۸۰۱ھ میں تیمور نے
دلی پر حملہ کیا ۔ فتح کے بعد ایک قیامت برپا ہوگئی ۔
سیری، جہاں پناہ، اور پرانی دلی میں آگ کے شعلے
بلند ہوئے اور سارے شہر میں قتل و غارت کا بازار
گرم ہوا ۔ اس کشت و خون اور فساد کے عالم میں حضرت
مع اہل و عیال کے ترکِ وطن کرکے دکن کی طرف روانہ
ہوئے ۔ اُس وقت حضرت کی عمر اسی سال کی تھی ۔ گوالیار ۔
گوالیار ۔ بھانڈیر اور گجرات کے دوسرے مقامات
سے ہوتے ہوئے دولت آباد (خلد آباد) پہنچے ۔ دولت آباد
سے دہارور اور الند تشریف لے گئے ۔ سلطان فیروز شاہ
کو جب حضرت کے آنے کی اطلاع ہوئی تو اُس نے
اپنے امراء و اعیان سلطنت کو بھیج کر بڑے عزت و احترام
سے گلبرگہ بلایا ۔ اور حضرت تا دمِ وصال وہیں مقیم رہے
سنہ وفات ۸۲۵ ہجری ہے ۔ وصال کے وقت حضرت
کی عمر ایک سو پانچ سال کی تھی ۔

حضرت کی زندگی کے یہ چند واقعات میں نے اس
غرض سے بیان کئے ہیں تاکہ معلوم ہو کہ ان کا تعلق دکن سے

یہاں تک تھا۔ ان کے پڑھنے سے معلوم ہوگا کہ وہ چار پانچ سال ہی کی عمر میں یہاں آگئے تھے اور اُن کی ابتدائی تعلیم و تربیت بھی یہیں ہوئی۔ پندرہ سولہ برس کی عمر تک یہیں رہے اور اس کے بعد دلی تشریف لے گئے اسی سال کی عمر میں انہوں نے پھر دکن کی طرف مراجعت فرمائی اور اپنی عمر کے آخری بیس سال یہیں رہے اور اس سرزمین کو اپنی تعلیم و تلقین کی برکت سے مستفیض فرماتے رہے۔ زندگی کا ابتدائی اور آخری زمانہ دکن ہی میں بسر ہوا۔ صوفیائے کرام کی تعلیم کسی خاص فرقے سے مخصوص نہیں ہوتی۔ ان کا فیض عام ہوتا ہے بلکہ طبقۂ عوام کے لوگ اُن کی خدمت میں زیادہ حاضر ہوتے اور طالب فیض ہوتے ہیں اور اس لئے اُن کے سمجھانے کیلئے انہیں کی زبان میں انہیں کی سی باتیں کرنی پڑتی ہیں اور انہیں کی زبان میں تعلیم و تلقین بھی کی جاتی ہے حضرت کا معمول تھا کہ نماز ظہر کے بعد طلبہ اور مریدوں کو حدیث اور تصوف اور سلوک کا درس دیا کرتے تھے اور گاہے گاہے درس میں کلام اور فقہ کی کتابوں کی تعلیم بھی ہوتی تھی۔ جو لوگ عربی اور فارسی سے زیادہ واقف نہ تھے۔ ان کے سمجھانے کے لئے آپ دکھنی زبان میں بھی تقریر فرماتے تھے۔ چونکہ حضرت کو تصنیف و

تالیف کا خاص شوق تھا اور آپ کے قلم سے ایک سو سے زائد چھوٹی بڑی کتابیں نکلی ہیں اس لئے یہ قیاس بیجا نہیں کہ عام لوگوں کے سمجھانے کے لئے آپ نے بعض رسالے دکھنی اردو میں بھی تصنیف کئے ہوں۔

میرے پاس حضرت کے متعدد رسالے اس زبان میں تصنیف کئے ہوئے موجود ہیں لیکن مجھے ان کے شائع کرنے کی جرأت نہیں ہوئی اس لئے کہ ہمارے قدیم سے یہ دستور رہا ہے کہ لوگ اپنی تصانیف کو بعض مشاہیر اور نامور بزرگان دین سے منسوب کر دیتے ہیں۔ چنانچہ حضرت معین الدین چشتی اجمیری رح اور غوث الاعظم حضرت عبدالقادر جیلانی رح کے نام سے فارسی دیوان شائع اور رائج ہیں۔ اسی طرح اور بزرگوں کے نام سے مختلف قسم کی کتابیں اور رسالے لکھکر منسوب کر دئیے گئے ہیں اس بناء پر مجھے ہمیشہ یہ شبہ رہا کہ جو رسالے میرے پاس موجود ہیں وہ حقیقت میں حضرت بندہ نواز کی تصنیف ہیں یا نہیں کیونکہ بعض رسالے جن کی نسبت متعدد ذرائع سے اور متواتر روایتوں سے یہ معلوم ہوا تھا کہ حضرت نے دکھنی میں لکھے تھے تحقیق کرنے سے ثابت ہوا کہ اصل فارسی میں موجود ہیں اور یہ ان کا ترجمہ ہیں۔ یہ ممکن ہے کہ حضرت نے بعض

رسالے فارسی اور دکھنی دونوں زبانوں میں تصنیف فرمائے ہوں لیکن جب تک کوئی قطعی شہادت اس کی تائید میں نہ ہو یہ قیاس زیادہ قابل قبول نہیں ہو سکتا۔ لیکن میں اس سے مایوس نہیں ہوا اور ٹوہ میں لگا رہا کہ جب کسی رسالے کے متعلق یہ تحقیق ہو جائے کہ یہ حضرت ہی کی تصنیف ہے تو شایع کروں۔ اس اثناء میں مولوی غلام محمد صاحب انصاری وفا مدیر تاج نے ایک رسالے (معراج العاشقین) کا پتہ ڈاکٹر محمد قاسم صاحب کے کتب خانے سے لگایا اور جب انہوں نے مجھے یہ نسخہ دکھایا تو چند سطریں پڑھنے کے بعد ہی مجھے یہ خیال آیا کہ اس کا ایک نسخہ میرے پاس بھی موجود ہے نکال کے دیکھا تو ایک ہی کتاب کی دو نقلیں تھیں البتہ کہیں کہیں الفاظ اور عبارت کا اختلاف تھا جو قلمی نسخوں میں اکثر پایا جاتا ہے۔ مگر ڈاکٹر صاحب کے نسخے میں ایک بات کام کی نظر آئی کہ اس کے آخر میں یہ تحریر ہے کہ یہ ایک قدیم نسخے سے جس کا جس کا سنہ کتابت سنہ ۹۰۶ ہجری تھا نقل کیا گیا ہے اصل عبارت یہ ہے

"این نسخہ شریف را فقیر حقیر سراپا تقصیر سید محمد نصیر در قلعہ نصرت آباد ساگر من مضافات دار الظفر بیجاپور بتاریخ ہفتم ماہ رمضان المبارک سنہ ۱۱۶۷ یک ہزار دیکصد و شصت و ہفت ہجری از نسخہ متبرکہ قدیم کہ مکتوبہ سنہ ۹۰۶ نہ صد و

سشش ہجری بود نقل نمود"
اس سے مجھے بہت کچھ اطمینان ہوا اور ایک حد تک اس
بات کا یقین ہو گیا کہ یہ حضرت بندہ نواز ہی کی تصنیف ہے
زبان بھی قدیم ہے۔ اس کے علاوہ **عشق نامہ** سے بھی
اس کی تائید ہوتی ہے۔ یہ تصوف کی ایک ضخیم کتاب ہے
جو حضرت خواجہ صاحب کے مرید **محمد عبداللہ بن محمد**
عبدالرحمن چشتی نے **احمد شاہ بہمنی** (۸۲۵ھ تا ۸۶۲ھ) کے
زمانے میں تصنیف کی۔ اس میں حضرت کی تصانیف
معراج العاشقین اور **ہدایت نامہ** کا کئی جگہ تذکرہ
آیا ہے۔ اسمیں کثرت سے خواجہ صاحب کے ملفوظات
اور آپ کے وعظ و تذکار کے حالات درج ہیں۔

اگر بالفرض یہ تسلیم بھی نہ کیا جائے تو کم سے کم اس
کے ماننے میں کوئی تامل نہیں ہو سکتا کہ یہ ۸۴۰ھ سے قبل
کی تصنیف ہے۔ حضرت بندہ نواز کا سنہ وفات ۸۲۵
ہجری ہے۔ یعنے اس رسالہ کی کتابت حضرت کی وفات
سے ۱۸ سال بعد کی ہے۔ اس سے بھی یہ امر قرین قیاس
بلکہ اغلب معلوم ہوتا ہے کہ ہو نہ ہو یہ حضرت ہی کی
تصنیف ہے۔ اگر ان تمام قیاسات اور شہادتوں سے
قطع نظر کر لی جائے تو بھی اتنا ضرور ماننا پڑے گا کہ اگر

حضرت کی نہیں تو اُن کے کسی ہم عصر یا اس سے قریب زمانے کی تصنیف ضرور ہے اس لحاظ سے بھی یہ قدیم اردو کا نہایت قابل قدر نمونہ ہے اور اس سے قبل کی تحریری زبان کا نمونہ ملنا دشوار ہے ۔ اگرچہ یہ کوئی ادبی کتاب نہیں ہے اور اول سے آخر تک سراسر تصوف سے تاہم اُس زمانے کی زبان کا تھوڑا بہت پتہ ضرور لگتا ہے اور موجودہ حالت میں یہ کچھ کم نہیں بلکہ بہت غنیمت ہے ۔

جب یہ دو نسخے میرے ہاتھ آگئے اور مصنف اور زمانے کے متعلق کافی اطمینان ہو گیا ۔ تو میں نے حضرتِ وفا کی فرمایش سے ایک صحیح نسخہ مرتب کرنا شروع کیا ۔ قلمی کتابیں جیسی کچھ غلط لکھی ہوتی ہیں وہ ظاہر ہے لیکن دکنی زبان کی کتابیں (سوائے خاص خاص نسخوں کے) سب پر سبقت لے گئی ہیں عام غلطیوں کے علاوہ جو اکثر بے سواد کاتب کر جاتے ہیں اِن کا املا ایسا عجیب و غریب اور خط اس قدر خراب ہوتا ہے کہ صحیح لفظ بھی غلط نظر آتے ہیں اور ان کی صحت میں بھی ایسی ہی دشواری پیش آتی ہے جیسے غلط الفاظ کی صحت میں ۔ بات یہ ہے کہ اہل علم

اور خاص لوگ عربی اور فارسی کی کتابیں پڑھتے تھے اور دکنی کی طرف مطلق توجہ نہیں کرتے تھے۔ دکنی زبان میں کتابیں ایسے لوگوں کے لئے لکھی جاتی تھیں جو کم پڑھے یا عربی فارسی سے واقف نہ تھے۔ یہی لوگ ان کتابوں کو شوق سے پڑھتے اور نقلیں کرتے تھے۔ ایک نقل سے دوسری نقل میں غلطیاں اور اضافہ ہو جاتا تھا۔ اور اس طرح غلط در غلط ہو جاتی تھی سوء اتفاق سے یہ دونوں نسخے بہت ہی غلط بداملا اور بدخط ہیں۔ اگرچہ پرانی دکنی کتابیں پڑھتے پڑھتے مجھے اس کام کی ڈھکان آگئی ہے تاہم ان مسخ شدہ اور غلط نسخوں کی تصحیح میں بہت دقت پڑی بعض بعض جملوں اور لفظوں کی تصحیح میں کئی کئی گھنٹے لگ گئے۔ کہیں قیاس سے کام نکل آیا اور کہیں سیاق عبارت سے۔ باوجود اس کے اب بھی بعض مقامات مشکوک اور قابل تصحیح رہ گئے ہیں۔ اگر اس رسالے کا کوئی اور نسخہ ہاتھ لگ گیا تو آئندہ اس کی تصحیح میں آسانی ہو جائے گی بہرحال

بُرا بھلا جو کچھ بن پڑا وہ پیش ہے۔ آخر میں
بعض اجنبی اور غیر مانوس الفاظ کی فرہنگ
بھی دیدی گئی ہے۔

عبدالحق

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قال نبی علیہ السلام کہے انسان کے بوجنے کوں پانچہ تن ہر

ایک تن کوں پانچ دروازے ہیں ہور پانچ دربان ہیں۔ پہلا[1] تن واجب الوجود
مقام اس کا شیطانی۔ نفس اس کا امّارہ یعنے واجب کے آنکھ سوں
غیر نہ دیکھنا سو۔ حرص کے کان سوں غیر نہ سنا سو۔ حسد نک سوں بدبوئی
نہ لینا سو۔ بغض کیے زبان سوں بدبوئی نہ لینا سو۔ کینا کے شہوت کوں غیر جا
کا خرچنا سو۔ پیر[1] طبیب کامل ہونا۔ نبض پچھان کو دوا دینا۔

طبیب عشق را دکاں کدام است　　علاجِ جاں کند اورا چہ نام است

پیر منع کئے سو پرہیز کرنا۔ مراقبہ کی گولی مشاہدے کے کاسے میں میکائیل کے
مدد کے پانی سوں۔ جلّی[2] کا کاڑا کر کو پیلانا۔ سگن کا کاڑا دینا۔ نرگن ہوا تو
شفا پاویگا۔ طبیب فرمائے تیوں پرہیز کرے تو اُنئے بھی طبیب ہو ویگا۔ ہو

---

[1] نسخہ "کبیروں سے طبیعت کامل ہونا۔ نبض پچھان کر دارو دینا" (عبدالحق)

[2] نسخہ "ذکر جلی کا پڑ کر سگن کی پیالی میں پانی پینا" (عبدالحق)

ماٹی میں ماٹی - ماٹی میں پانی - ماٹی میں آگ - ماٹی میں بارا - ماٹی میں خالی
اِن پانچ عناصراں کا واجب الوجود ہوجا تو معرفیت تمام ہوا - دوسرا تن
ممکن الوجود - اسکا نگہبان اسرافیل - نفس لوامہ، حواس خمسہ ممکن کے انکھ سوں
غیر نہ دیکھنا سو - غفلت کے کان سوں غیر نہ سنا سو - وسواس کے نک سوں
بدبوئی نا لینا سو - بخلی کے زبان سوں غیر نہ بولنا سو - مغروری کی شہوت کوں
غیر جا کا نہ دوڑانا سو غفلت ہور غضب اِن پانچ خواص کا مراقبہ کرنا - پیر کے
ممکن کا مشاہدہ قایم کرنا - ذکر قلبی کر شریعت کے کانسے میں پلانا - نرگن ہوا
تو ممکن کا درد جاویگا - یوں پانی میں ماٹی - پانی میں پانی - آگ میں پانی
پانی میں بارا - پانی میں خالی - پانچ عناصراں کا ممکن الوجود ہوجا تو طریقت
تمام ہوا - تیسرا تن ممتنع الوجود اسکا قابض کرنے ہارا - عزرائیل نفس مطمئنہ
اسے[1] پانچ پار دے ہیں - ممتنع کے آنک سوں خدا طرف نا دیکھنا سو - سرکا دو
دونوں کانوں سوں خدا کا کلام نا سنا سو - تھنڈ ناک سوں خدا کی بوئی نا لینا
سو - تپ زبان سوں حق کی باتاں نا بولنا سو اچھے - شہوت کوں نا سنبھالنا
سو کان پے - اون پانچ خواص کے پوڑی باندنا - پیر کے ممکن[2] کا مشاہدہ
کرنا ذکر روحی کے شہد میں میلا کر سگن کے پانی سوں پینا - نرگن ہوا تو
ممتنع کا درد جائیگا - آگ میں ماٹی آگ میں بارا - بارے میں آگ - آگ میں
خالی - یو پانچ عناصراں کا ممتنع الوجود ہوجیا تو پیر کا روح معلوم ہوئیگا
یوں ہوا تو حقیقت تمام ہوا - چوتھا تن عارف الوجود اسے جبرائیل
دینے ہارا - اوسو نورانی تن محمدؐ کا بولتے ہیں - عارف کے آنک سوں جبرائیل

[1] میرے نسخے میں "اس کے خواص پانچ ہیں (عبدالحق) [2] نسخہ ممتنع (عبدالحق)

کوں دیکھنا۔ کانوں سوں جبرائیل کی باتاں سننا۔ ناک سوں جبرائیل کی بوئی لینا۔ زبان سوں جبرائیل کی باتاں بولنا۔ شہوت کوں جبرائیل لک اُسے اپڑنا۔ اون پانچہ خواص کوں یک جاگا میلانا۔ پیر کی صفتاں کوں اپنے صفتاں کوں مطالعہ کرنا سو۔ مراقبہ پیر کے عارف تن کا مشاہدہ باندکر ذکر سری کی سوجی سکن کے شکر نرگن کے پانی میں پکا کر کھانا۔ پرہیز اسکا پیر سیوائے ہورنا دیکھنا یوں ہواتو عارف تن کا درد جائیگا۔ دلمیں جیون رس اچھے یا رس میں جیون سن مٹھائی یوں ہواتو اُسے محمدی بولتے ہیں بارے میں بارا۔ بارے میں ماٹی۔ ماٹی میں پانی۔ پانی میں بارا۔ بارے میں خالی۔ یوں پانچہ عناصراں کا عارف الوجود بوجیا تو معرفت تمام ہوا۔ پانچواں تن واحدالوجود۔ اسکا فرشتہ ابلیس او خدا کے دروازے پر رہتا ہے **حدیث** قلوب المومنین بیت اللہ تعالی آئے گا۔ ایگانے کو اونے دیتا بیگانے کو اننے نیں دیتا۔ اسکی آشنائی کئے تو اللہ ملنا ہوتا ہے۔ واحدالوجود کے انکھ سوں۔ عشق کے کان سوں۔ محبت کی ناک سوں۔ یاد کا دم اسکی زبان سوں۔ ذکر لسان الغیب سے الہام بولتے ہیں۔ اسکا شہوت سوں صبر اس پانچہ خواص کا مراقبہ باندنا۔ پیر کے واحدالوجود کا مشاہدہ کرنا توحید کے دریا میں ٹھیرنا ذکر خفی کے محل میں وحدہٗ لا شریک لہٗ کی نیند لینا۔ اس جاگا کا حال پیغمبر علیہ السلام کہے سو معلوم کرنا **حدیث** لی مع اللہ وقت لا یسعنی فیہ ملک مقرب ولا نبی مرسل یوں خالی میں ماٹی خالی میں پانی۔ خالی میں آگ۔ خالی میں بارا۔ خالی میں خالی۔ یو پانچہ عناصر

کا واحدالوجود بوجیا تو توحید تام ہا روح اسے کہتے ہیں خدا تعالےٰ نے حدیث
قدسی میں فرمائے ہیں التوحید حقیقۃ لا رب ولا عبد اے عزیز
اسے پیر کامل ہونا ہور مرید صادق اچھنا۔ اپنے بھاتے میں گذر کر۔ پیر کے
بھاتے میں مرید ہونا حدیث قدسی۔ الغسال مطہر المیت
یعنے مرید کوں پاک کرنے ہارا۔ اُسے پیر کامل بولتے ہیں۔ جیوں پیغمبر کوں معراج
سوسُن ترتیب سو۔ اپڑنا یوں ہوا تو اسے پانچہ محل کا جھاڑا کاڑا بولتے ہیں
شریعت کا محل واجب الوجود ذکر جلی۔ اس پر حدیث ثابت ہے الشریعۃ
کالسفینہ طریقت کا محل ممکن الوجود۔ ذکر قلبی الطریقۃ کالبحر۔ ہور
حقیقت کا محل ممتنع الوجود۔ ذکر روحی والحقیقت۔ ہور معرفت کا محل ممتنع الوجود
عارف الوجود ذکر سری۔ واحد کا محل واحدالوجود ذکر خفی وحدہٗ لاشریک لہٗ
قال علیہ السلام فرماتے ہیں۔ خیر ذکر الخفی پیر کامل درکار ہے کہ پانچہ
محل کی خبر رکھنا۔ اگر نیں تو پیر رہزن ہوتا ہے۔ مرید اسلام تے جاتا ہے۔ یوں
خدا کا قول ہے واعرض عن الجاہلین یعنے اگر پیر جاہل پکڑے اچھے
تو اُس سوں رخصت لینا یوں جان بوجھنا اے عزیز۔ واجب کا ممکن سو نفس
نفس کا ممکن سو دل ممتنع کا ممکن سو روح روح کا ممکن سو عارف عارف
کا ممکن سو نور نور کا ممکن تو ذات ذات کا عشق اُسے عروج بولتے ہیں اتیاں
نزول کیوں ہوا سوسُن حدیث قدسی کنت کنزا مخفیا
فاحببت ان عرف فخلقت الخلق اسکا معنا دیائے قدیم ہے
برابر اُٹھیا۔ اسے محمد کا نور بولتے ہیں۔ اسیں آپکوں دیکھیا سو خالق تھے

خلق کوں اظہار کیا۔ **قولہ تعالیٰ** اوّل ما خلق اللہ نوری
اسکا معنے اے محمدؐ سب خلق کوں تیرے نور سوں پیدا کیا ہوں۔ بعد اس
کے نور کے دیوے روشن کیا ہوں۔ اُس روشنائی میں اپنی تصویر دیکھا
سو دو نوں عالم نورانی ہور روحانی۔ یعنے نورانی سو ابوالارواح۔ ہور
روحانی سو ابوالاجساد۔ اجساد سو سفلی علوی کوں۔ میثاق بولتے ہیں سفلی
کوں محشر بولتے ہیں۔ اس دونوں کی پیدایش آدم سے محمدؐ لگ یک لک
چوبیس ہزار پیمبراں ہوئے **قولہ تعالیٰ** یخرج من بین الصلب
والترائب انہ علیٰ رجعہ لقادر۔ اے پہچانت کسی پیمبر کوں نیں ہوا
یو چار چیزاں چھپا کور کہیا تھا۔ اپنے خزانے میں محمد رسول اللہ کوں بخشیا ہوں
پیغمبر رب ارنی بولے خدا سے آواز لن ترانی۔ اپیسے جبرائیل ہو کر
بولائے آئے محمدؐ کوں۔ تمام معراج کیاں نشانیاں دکھلائے۔ محمدؐ ہیں جیوں
دکھلائے تیوں تمہیں دیکھو **قولہ تعالیٰ** ولکن اللہ یھدی من
یشاء اسکا معنے جسے اپنی ہدایت کرتا ہے۔ اُسے فراق پیدا ہوتا ہے مثلے
کہتیں۔ ایک بادشاہ کی تعظیم ایک امیر کوں بڑی کرتا ہے تو اول جا بجا
آرائش کرتا ہے سو محمدؐ کوں پانچہ تن سنوار کر سات ایمان کے اوپر لائے
اگے ہو کے عروج تے لیکر چالے ناسوت کی منزل سوں۔ قلبے کے شہر کوں
اپنے سب وہاں کا جو کوچہ آرایش بنائے سو ذرہ ذرہ دیکھیا۔ وہاں سے
دُسرا ملکوت کی منزل سوں سیر کر کر مکمن کے شہر میں جا کر پوچھے
وہاں کا حقیقت آسمان کے فرشتیاں کا تماشا دیکھکر جبروت کی منزل سوں

متنع کے شہر کو پہونچے۔ وہاں کا سب حقیقت اندھارا کہے نیں سمجھا آفتاب ہور مہتاب کا اوجیالا نیں۔ محمدؐ جبروت میں متفکر ہوئے۔ جبرائیل انگے اکر وہاں سوں عرفان کے میدان میں لیکر آئے۔ جبرائیل کوں پوچھے جواب دیئے **قوله تعالیٰ** یخرجہم من الظلمات الی النور رے محمدؐ اس ظلمات اندھارے میں تیرا نور اجیالا ہے۔ چوتھی منزل لاہوت سو عارف الوجود کے شہر کوں پونچے۔ لاہوت کے صدر پر انکا تخت لا کو رکھے **حدیث نبوی** قلوب المومنین عرش اللہ تعالیٰ محمدؐ ہور اللہ کے درمیاں پردا باندے۔ اُسے نقاب کبریا بولتے ہیں۔ عرفان کرسی پر محمدؐ کوں سلائے اللہ محمدؐ باتاں کرنے عشق کوں بلائے۔ عشق مشتاق ہو کر عاشقاں کی باتاں معشوق کوں معشوق کی باتاں عاشق کو سنانے۔ اللہ سے یہی آواز آیا اے محمدؐ یک لک چوبیس ہزار پیغمبراں میرے طالب نیں کیا۔ میں انکو طلب نیں کیا۔ تیرا فراق مجھے بہت ہوا۔ میں تجھے اس راہ ہو کر لیا۔ اپے معراج کیاں نشانیاں میں تجھے دیتا ہوں۔ ایتاں میریاں باتاں خوب سُن کہ تیری امت کوں کہہ نہدیاں کوں خبر دیتا ہوں۔ **قوله تعالیٰ** اطیعوا اللہ واطیعوا الرسول۔ اسکا معنے اے محمدؐ جکوئی تیری محبت مانیاں سو میری طاعت یوں نو د ہزار باتاں اللہ کیاں ہور محمدؐ کیاں ہویاں۔ ہور تیس سپارے میں قرآن کہ جملہ کیا **حدیث قدسی** انزل القرآن علی سبعة احرف کلها شاف وکاف یعنے نازل ہوئی قرآن ستات حرفاں سوں بوجیا تو تحصیل تمام ہوا۔ تیس سپارے میں تین قسم کیے۔ دس

لہ نسخہ اندازہ جنیز کوئی نہیں سمجھا (عبدالحق) ۔ سلہ نسخہ ۔ مشاطہ (عبدالحق)

پیارے تیس ہزار باتاں رُوح کے تعلق کیاں۔ اے محمدؐ تینوں عالم کوں خبر دیو ہور عالم ناسوت کوں معجزہ افضل بتائے۔ مسلماناں کوں خبر دیو ہور ملکوت کو تزکیۂ نفس کے دل کی خبر دیو۔ ہور شریعت و طریقت و حقیقت و معرفت و وحدانیت کا خزانہ تمام اپنے سینہ میں رکھیا ہوں سو تیں بات یوں قولہ تعالیٰ فمن شرح اللہ صدرہ للاسلام فھو علیٰ نور من ربہ یو سب باتاں نبی علیہ السلام کوں بولکر خلاصہ کے طبق میں چار کانسے رک کو دئیے دودھ، پانی، شہد، شراب، خلاصے کا سرپوش اٹھا کو محمدؐ رسول اللہ کے نزدیک بھیجے اور کہے۔ اے محمدؐ تمیں پیوے ہور تُماری امت کوں بھی پلاؤ۔ حضرت دودھ پیئے۔ عرض کئے۔ اے میرے خدا دودھ کوں قبول کیا۔ کانسے میں کسے دئیوں۔ جبرائیل علیہ السلام خوشحالی کی خبر لیا۔ لے دودھ محبت کا کانسا۔ شہوت کا کانسا۔ پانی قطرے کا کانسا۔ شراب عشق کا کانسا اے عزیز[1] ظاہر کی پاکی تن کے وسواس میں اچھیگی۔ قولہ تعالیٰ الخناس الذی یوسوس فی صدور الناس اس کا معنا ابلیس سوں نہیں جانتے سو لوگاں کوں وسواس دیتا ہے انسان کے سینے میں جو کوئی ابلیس سوں واقف نا ہوئیگا آ

[1] میرے نسخے میں "اے عزیز" کے بعد یہ عبارت زائد ہے " شہد شریعت ہور پانی طریقت ہور شراب حقیقت دودھ معرفت۔ جبرئیل بولے تم نے دودھ پیئے سو خوب کیے۔ یہ چیزاں اس صحبت میں سمایاں کیاں قولہ تعالیٰ یحبونھم...... یہ دکان سے پانی کے علماں کو دیو... ظاہر....." (حفیظ)

عالم کا اثر نا کریگا علمك یعنے بوج نا بوجے تو اے آیت سُن مثلهم کمثل الحمار یحمل اسفاراً اس کا معنا علم پڑکر نیں بوجیا تو گدڑے پر عبیر لادے یا صندلکیاں لکڑیاں لادے تو اسے کیا فائدا۔ شیرا شہد غافل کوں دیو دنیا کی لذت میں۔ خدا کو بسر کر پیٹ بھر کھا کو شہوت کی غفلت میں اچھیکے قال علیہ السلام الغافل حیاتہ موت ولیس باذو اسکا معنا جیکوئی خدا کوں عبادت یادسوں غافل ہیں سو مُردے ہیں۔ چوتھا کا نا شراب کا عاشقوں کوں دیو۔ او مشغول ہو کو اچھیگا۔ خدا اُنو کوں عبادت معاف کریا قولہ تعالیٰ ولا تقربوا الصلوٰۃ وانتم سکاریٰ اسکا معنا خدا کہا نماز کے نزیک نا کو ہوستی کے حال ہیں۔ اے بھائی بھی سنو جیکوئی دودہ پیویگا سو تُمارہی پیروی کریگا۔ شریعت پر قائم اچھے گا پانی پیویگا سو وسواس کے قطریاں میں ڈوبے گا۔ شہد پیویگا شہوت میں خراب ہوئیگا۔ شراب پیویگا۔ سو دیدار عاشق کا پیویگا قولہ تعالےٰ وسقاهم ربهم شراباً طهوراً اسکا معنا جیکوئی ساقی کے ہات سوں دیدا کا شراب پیوے گا یعنے پیر کے ہات سوں مست ہوئیگا ؎

لباس زہد وتقوے تا نہ پوشی شراب معرفت را کے بنوشی

اسکا معنا جیکوئی لباس تن کا پاک نا رکھیگا۔ او پہانت کا شراب نہ پی سکیگا اے عزیز! او فرشتیاں کے معنے سُن۔ دودہ جبرائیل۔ پانی میکائیل شہد اسرافیل۔ شراب عزرائیل۔ دوسرے معنے جبرائیل عقل کوں بولتے میکائیل دل کوں بولتے ہیں۔ اسرافیل دم کوں۔ عزرائیل روح کوں بولتے

یو تمام نصیحت حضرت نے قطرے میں لیا نے ۔ بعدزاں ملنے کا شوق ہوا اللہ کوں محبت ہور محمدؐ کوں ذوق ہوا وصل کا ۔ یو سات صفتاں کیاں کی سرپوش اوڑا کر ذاتی سات صفتاں کے طبق میں پو پانچہ پوشاک جبرائیل لیلو صدق عدل حیا شجاعت عنایت یو صدق کا پیجامہ ۔ عدل کا جامہ حیا کا کمربند ۔ شجاعت کا دستار ۔ عنایت کا دوپٹہ اڑاکو میرے معشوق کوں لیاؤ ۔ ہور پیغمبر علیہ السلام ہو کو پہنے **قال علیہ السلام** الناس مع اللباس یعنی کہے جو کوئی کپڑے دینے کا صاحب ہوئیگا ہو جبرائیل کوں پوچھے یو پوشاک کہاں تھا ۔ یک لک چوبیس ہزار کونیں دریا میں بندہ عاجز تجہ پر عنایت کیا ۔ اسکی کیفیت بولو اپنے ذات میں کیوں رکہنا ۔ جبرائیل خداتے یو حکم لے آئے **لولاک لما خلقت الافلاک** اے محمدؐ! اللہ نے تجھے اپنی قدرت کا پیشوا کیا ۔ بندیاں کوں خبر دینا صدق نبوت ہے ۔ عدل ولایت ہے ۔ حیا قدرت ہے ۔ شجاعت شہد ہے ۔ عنایت بخشش رب کی ہے ۔ اے محمدؐ! صدق شریعت کی بندگی ہے جسیں صدق ہے او مسلمان ہے **قال علیہ السلام** الصدق ینجی والکذب یھلک اسکا معنا سچے کوں راحت ہے ۔ جھوٹا ہلاکی ہے عدل طریقت کی پیروی ہے جسیں عدل ہے او مومن ہے ۔ حیا حقیقت کا حال ہے جسیں مردم آزاری نہیں او انسان ہے ۔ شجاعت معرفت کی چال ہے جسیں اپنی ہور خدا کی پچھانت ہے او بندہ ہے ۔ عنایت ہی بوج تمام پڑے توحید کے رہ میں آدمؑ و حواؑ یعنے اس تن کی پچھانت نفسانی فعلاں تے

پوشاکی

پاک ہوئے تو شریعت میں سینے بولتے ہیں۔ عدل جبلی ہے یعنے ممکن کا
حلاوت اس تن میں کون ہے سو بوجکر دل کے خطرے سے پاک ہوئے تو
طریقت میں جبلی بولتے ہیں۔ حیا شافی ہے متنع میں روح کوں بوجکر رُوح کے
خطریاں سو پاک ہوئے تو حقیقت میں شافی بولتے ہیں شجاعت میں مالک ہے
عارف الوجود میں کا جان پنا بوجیا تو صاحب مذہب کا مالک بولتے ہیں یوں
اپس میں سب مذہباں کی خبر رکھیلے ہے۔ ظاہر باطن کی ترتیب بوجکر قائم اچھے
تو اُسے صوفی مذہب بولتے ہیں **قولہ** الفقیر ہو الصوفی مذہب اللہ
اسکا معنا نبی علیہ السلام کہے فقیر یک ہی مذہب اچھے۔ یعنے ہو احد مذہب ہو
ہو را اللہ کا مذہب ایک ہے۔ اے سالک محمدؐ صدیقؓ حضرت عمرؓ کو دیو عدل دنیا
میں قائم رہینگی۔ حیا حضرت عثمانؓ کوں دیو ایمان برقرار رہیگا شجاعت
حضرت علیؓ کوں دیو ولایت کی پیروی ولیاں تے جاری ہوے کے قیامت تلک
عنایت اے جاری ہونے کا بخشش ہے۔ اللہ تعالیٰ یوں پوچھیا تو چہار یاری
مسلمان محمدی بولتے ہیں اگر نیں تو بندہ کہاں اللہ خدا کون کافر بولتے ہیں
قولہ تعالیٰ لعنۃ اللہ علی القوم الکافرین اللہ کہاں
محمد کہاں ذرا ذرا رمزیاں کیاں باتاں پردے کے باہر ہوتیوں۔ بعد از
حضرت جبرائیل پیغمبر علیہ السلام کوں اللہ سوں ملنے کو چلو کر کو عرض کیئے حضرت
بولے اسے اخی جبرائیل اللہ کے میرے درمیان ہستی پیدا ہے **قال علیہ السلام**
ان اللہ سبعین الف حجاب من نور وظلمۃ ولو کشفہا
لاحرقت سبحات وجہہ نبی کہے تحقیق خدا کے میاں تے ستر ہزار پردے

اوجیالے کے ہور اندھارے کے اگر اسمیں تے یک پردہ اُٹھ جاوے تو اسکی انکھ تے یں جلوں ۔ ہور یک وقت ایسا ہوتا ہے سمجھو اور دیکھو بے پردا اندھارے کے اوجیالے کے ۔ عارفاں پر ہے ولے واصلاں پر پردے نورانی ولے واصلاں کا صفا پردا ہوتا ہے سو محمدؐ کا نور لے عزیز ۔ اول ربوبیت کا پردا سوائے تن جمالی جسم کے پردے کوں اپنڑے باج اس جمال الوہیت کے پردے ممکن الوجود کوں اپنڑسکے ۔ الوہیت کے پردے کوں اپنڑے عارف الوجود کوں اپنڑسکے ۔ اس روح القدس کے پردے کوں اپنڑے باج اس کبریائی کے پردے کوں بہتر جاگا دونوں عالم اسے دیکھنے کے معنے یوں محمدؐ دیکھے جو آفتاب کے اوجیالے میں تارے اچکر نہیں دستے یوں یوں ہی دونوں عالم کوں یوں آفتاب ہوئیکرا سے معلوم ہوئیگا قولہ تعالی کل من علیہا فان خدا دونوں عالم اچکر دستے ہیں سو معلوم ہوئیگا ۔ فنا اس معنی کوں بولیتں لے بھائی من النظر الی اللہ تعالی اسکا معنی دائم خدا تعالی کوں ویبقی وجہ ربک اسکا معنی دائم خدا تعالے کا دیدار بقا کرہے قال علیہ السلام لایدخل احد فی عبادتہ حتی لایدخل نفسہ فی عبادتہ حتی عبادتہ نفسک ہے حضرت جبرائیل خداتے یو حکم ایک لائے دع نفسک وتعال اسکا معنا ستر ہزار پردے سیر کر لواسے ۔ آ لے میرے نزیک میرے تمارے درمیانی یک آئینہ رکھا ایک دستے آپسکوں ہور اوبیٹ دیکھنا دستا دورے ۔ اے جان نبی کے سب کے جان نبیؐ کے

آرسی دور کو بوجھ لے واحد کا رنگ۔ جبرائیل عرض کیا اے حبیب میرا حد شجرۃ المنتہیٰ کے جہاڑ تلک۔ ہور نبی علیہ السلام جبرائیل کوں پوچھے۔ اے اخی یو تینو جھاڑاں نا مغرب میں نا مشرق میں یو کہاں ہے سو خبر دیو۔ جبرائیل حضرت کوں بولے۔ اے محمد درست۔ طوبیٰ تمارے نور کو بولتے۔ ہور شجرۃ المنتہیٰ تمارے عارف الوجود کوں بولتے ہور **قولہ تعالیٰ** **وَالتِّيْنِ وَالزَّيْتُوْنِ** ولا غیریتہ ولا شریکۃ ہور زیتون تمہاری روح کو بولتیں۔ یو تینو جھاڑ ہر ایک مومن کے تن میں ہے یو عالم نا بوجھ کو ایمان ہور امیاں میں ڈہنڈتے ہیں۔ وہاں تے جبرائیل عرض کئے تمارا اللہ کا ملنا ہوے پر یک سجدہ کرو۔ سیر یطرف سوں حضرت قبول کئے۔ نقاب کبریا کے پاس کہڑے ایک آواز آیا **قف یا حبیب ان اللہ یصلی** تحقیق خدا نماز کرتا ہے بنی علیہ السلام۔ خدا کسکی نماز کرتا ہے بنی علیہ السلام پوچھے ہمارا اللہ تعالیٰ تماری پرورش کی نماز کرتا ہے یو آواز آیا **یصلی صلاتہ** خدائے تعالے اپنی نماز آپے کرتا ہے۔ ہور جیکوئی پہنک روح ہیں انو بہی نماز کرتے اپنے اپے۔ ہور خدا کے فرشتے بہی نماز کرتے ہیں سو یو معنا۔ بندیکوں اپسے اپے میں اپنڑے باج اسکے کنج لے بات پھر سمجھائے بغیر معلوم نا ہوئیگا بڑاں عشق میانی بولانے کوں آیا معشوق کوں ملانے پردا اٹھا کر آپے وکیل ہو کر مشاطہ ملائے نقاب کبریا دور ہونے میں اللہ بندے کا وصل ہوا نقاب کبریا شرک خفی کوں بولتے ہیں پیغمبر علیہ السلام بنیا ظاہر کے کفر سوں ہور باطن کے شرک سوں **قولہ تعالیٰ وَمَآ اَنَا مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ**

یگانگی میں مشاطہ بیگانگی یوں ہوا۔ اقرار باللسان و تصدیق بالقلب اقرار نے تصدیق اپنڑیا بولتے ہیں۔ بعدزاں معشوق کا ہات عاشق پکڑ کر تخت پر خلوت کے گوشے میں لیکر یوں بولے **قولہ تعالیٰ** وجوہ یومئذٍ ناظرہ الی ربہا ناظرۃ۔ اسکا معنا خدا کہا اے محمد اس روز دیدار دیکہلا ہے کہ روشن ہور تازہ خدا کا جس روز اپے پچھانت کریگا اس روز بینے پیر کے نور میں خدا پاوینگے۔ اس روز یہاں توں بھی دیکہ۔ ہور عالم کو بھی دیکہلا۔ ہور میرا رسول ہی توں انساں کوں اسی موافق بینے کرو فوق ایدیہم **قولہ تعالیٰ** ان الذین یبایعونک انما یبایعون اللہ ید اللہ فوق ایدیہم فمن نکث فانما ینکث علی نفسہ فمن اوفی بما عاہد علیہ اللہ فسیؤتیہ اجراً عظیما اے محمد جکوئی تمارے سوں بیعت کرے گا سو او میرے سوں بیعت کریگا **قولہ تعالیٰ** وما رمیت اذ رمیت ولکن اللہ رمی اسکا معنا اے ادہیرا ہات ہیں یوں فرمائے حضرت **حدیث نبوی** من لم یبایع علی الاسلام فہو مشرک۔ اسکا معنا جکوئی محمد کی امت بیعت نا ہوئیگا سو مشرک ہے **قولہ تعالیٰ** من یطع الرسول فقد اطاع اللہ اے محمد جکوئی طاعت مانیا **قولہ تعالیٰ** سنریہم آیاتنا فی الآفاق وفی انفسہم اسکا معنی خدا کہا اے محمد جوں ہیں دیکہلا وادتوں دیکھیا سو توں دیکھیا میں سنایا سو توں سنیا میں بولیا سو توں بولیا اب توں دیکھیا سو میں دیکھوں گا، توں سنیا سو میں سنونگا۔ توں بولیا سو میں بولوں گا یوں یگانگی ہیں۔ اے بندآزاد ہونا یوں ہوا تو میں امت کی روسے سے چھوٹتا ہوں

جیوں کہ حدیث قدسی میں فرمایا ہے وبناوالله وباکل الله وبشرالله
اسکا معنی بندہ پناہ پنے کی بولنے گذر یا خدا کے عیش میں ہوا اسکا معنا اس کا
اطاعت اسکی خوشی اسکا کھانا اسکا پینا کل اللہ کوں سے
من تو شدم تو من شدی من تن شدم تو جاں شدی تاکس نہ گوید بعد ازیں من دیگرم تو دیگری
اسکا معنا توں میرا ہوا تو جیو ہوا میں تن ہوا۔ تن کوں بول کیکوں توں جدا
ہوا ایاں میں جدا قولہ تعالٰی وما ینطق عن الہوٰی فان الجنت
ھی الماوٰی اسکا معنا اے محمد نیں بولتے اپنے ہتے سوں بغیر از خدا کی رضا
قال علیہ السلام ذکر الخفی طریق اسکا معنا عروج و نزول کوں اپڑنا خفی
مردانِ خدا خدا نہ باشند لیکن ز خدا جدا نہ باشند
اے عزیز! واصلاں خدا سوں ملنا جدا ہونا یو دونوں بھی نیں یو بات پیر سوں
معلوم ہوئیگی یو پیغمبر علیہ السلام کوں اس ترتیب سوں معراج کی خبر دیکو بندے
کوں سرفراز کرکو بہجایوں حضرت وصل کا خوش حالی کا دو رکعت نماز ایک رکعت
جبرائیل کیطرف سوں ایک اپنے طرف سوں نیت بند کر نماز پڑہے کئے سلام
پھراتے وقت اللہ طرف سوں یوں حکم آیا محمد میری طرف سوں یوں یک رکعت
کرو اسی حال ہوں اللہ اکبر بولے تن سوں دل سوں، قرائت پڑہے روح سوں
سجدہ کئے اس نماز میں دعائے قنوت الحمد پڑہے سلام پھیر کر بعد دعا منگے۔
حدیث نبوی اللھم انی اسألک مغفرۃ والعافیہ
اسکا معنی نبی کہے تحقیق منگتا ہوں خدا تیرے پاس بخش مجھے تیرا دیدار ہو رو
یوں میری امت کوں بھی دیدار دے۔ یو نماز مومناں پر واجب ہے۔ جبرائیل کا

بولنا تن سوں سنت ہے نبی کا بولنا۔ قولہ تعالیٰ دلسوں کرنا قال علیہ السلام لا صلوٰۃ الا بحضور القلب فرض ہے خدا کا بولنا قولہ تعالیٰ فی کلامہ المقدس للانبیاء والاولیاء الصلوٰۃ فی قلبہم دائمون نماز ختم ہے سب نماراں قال علیہ السلام من ارادالعبادۃ بارادۃ الوصل فقد اشرک یو ہے اسکا معنا جکوئی نماز کئے پر نماز کرنا شرک ہے یو بات یوں نماز کئے سو لوگاں کوں معلوم ہے۔ نبی علیہ السلام فرمائے ہیں شرع میں اللہ کوں دیکھنا خوب ہے درست ہے حضرت علیہ السلام کوں معراج ہوا سو کل عالم کوں ظاہر ہے ولے کاں ہوا سو معلوم نیں پیغمبر علیہ السلام کوں دیکھا کہے تو عالماں کوں گمان پڑا ہے قال علیہ السلام لا راحۃ للمومنین الا بلقاء اللہ دیکھے بغیر یوں حضرت کے بولنے پر ایمان نا لانو اسلام تے دور پڑتا ہے قال علیہ السلام۔ کوئی دونو جہاں میں مگر اللہ کی ذات سیوائے اپنے میں یوں دیکھیا ہے چپ رہے۔ اگر دیکھیا یوں کہے مشرک ہوتا ہے۔ ہور نیں دیکھیا کہیا تو کافر ہوتا ہے۔ یوں پیغمبر علیہ السلام حدیث نبوی فرمائے ہیں من عرف اللہ لا یقول اللہ ومن قال اللہ لا عرف اللہ اسکا معنا بی کہے جکوئی پہچانیا خدا کوں نیں بولتا زباں سوں ہور جو خدا کا ناؤں لیتا زبان سوں نیں سمجھا خدا کوں عزیز۔ پیغمبر علیہ السلام کو دنیا میں اپنا کچھہ کام نہ تھا یو خدائے تعالےٰ اپنا نائب کر کو عالم کے تعا اپڑانے کوں پیچھاں قولہ تعالیٰ لا نفرق بین احد من رسلہ اسکا معنا خدا کہیا میرے بولنے میں ہور محمدؐ کے بولنے میں فرق نکو دیکھو پھر حضرت معراج سوں

رخصت لیکر اپنے گھر پہچان پھر آتے او پہچانا اُسے تنکوں بولتے ہیں۔ گرم نشانی
خوش وقتی کوں بولتے ہیں یوں حضرت اپنی مبارک زبان سوں حضرت بی بی
عائشہ کے کہے ہیں کل اصحاباں ہور خاص اصحاب مجلس میں حاضر تھے۔ ہور حضرت
نے تمام آپکی خبر بولے قال علیہ السلام رایت ربی لیلۃ
المعراج فی احسن صورۃ امرد لاثبات۔ انا فی الوحدۃ واحد
اسکا معنا اپنے رب کوں وہاں نیں دیکھیا کوئی شئے خدا میں اپنے میں آپ دیکھیا
اللہ سوں ہے رب کوں رات معراج کے ہور میرے جیکوئی صورت میں۔ ہور جوان
تھا۔ ہور خوب حسن تھا تہاں آپے اکیلا۔ جہاں پیغمبر علیہ السلام دیکھیا کہے سو
اپنے نور کے آئینے میں دیکھیا کہے سو وصل۔ یو بات سنکر تمام یاراں آمنا و صدقنا
کہے جو کوئی ایمان لیائے سو مسلمان ہوئے ہور نیں لیائے سو کافر ہوئے
قال علیہ السلام طوبی لمن رانی ولمن رای من رانی
اسکا معنا بھی کہے۔ جو کوئی میرے پر ایمان لیایا۔ اگر نیں تو مشرک ہور کافر قولہ
تعالیٰ وما وسعنی الارض ولا السماء العبد لا قلب المومن
اسکا معنی نیں سمایا زمین میں۔ نیں سمایا اسمان میں مگر سمایا ہوں مومناں کے
دلمیں قال علیہ السلام ذات اللہ اقرب الیہ من جسد انسان
اسکا معنا خدا کی ذات آدمی کے تن سے نزدیک ہے یوں بوجے تو بندہ خدا ہے
بھی سُن۔ پیغمبر علیہ السلام منزل سے اُتر کر اس تن کی صفاتیں آئے بعد از شرع
ظاہر ہوا۔ بندے کے اللہ کے میانے ستر ہزار پردے باطن کے پردے تھے
میانے جبرائیل اللہ بندے کی کارسازی میں تھے بعد از خدا کوں محبت پیدا ہوا

محمد کوں طلب پیدا ہوا جس کا قال علیہ السلام طلب اللہ تعالیٰ فرض
کل فرد قبل کل فریضۃ اسکا معنا طلب کرنا اللہ کا فرض ہے سب فرضاں
ستی اول ہے۔ امروز ایں جمال تو بے پردہ ظاہر است درحریم کہ الحمد فردا برائے چیست
اسکا معنا عبادان اللہ حاضر و ناظر ہے۔ صیاد ہنا کہے تو شرع جاتا ہے کیا واسطے
بندیاں اپے اندہارے اپنے پہچانت نا کر سک کو عالم کوں اندہے کہتے۔ خدا
یوں کہیا قولہ تعالیٰ لا تدرکہ الابصار وھو یدرک الابصار
وھو اللطیف الخبیر۔ اسکا معنا نا دیک سکے گے اپنے انکہیاں سوں
مگر دیکہیں گے میرے انکہیاں سوں او پاک صورت صاحب کی اے عزیز۔ اللہ
بندہ پنا یہاں پہچان کو جانا نیں تو شرع جاتا ہے۔ اول اپنی پہچانت بعد از
خدا کے پہچانت کرنا بیچ کندڑی میں بندکر پہتا میوا منگے تو کیوں کہاویگا
قولہ تعالیٰ واللہ انبتکم فی الارض نباتا اسکا معنا خدا کہیا تمہارے
تن کی زمین میں جیو کا بیج پڑایا ہوں جیکوئی تن کی زمین پاک کریگا خدا منع کیا
سو فعلاں تے تو او جہاڑ بار آویگا۔ نیز انے درخت طوبے کا میوا بھی کہاوے گا
قال علیہ السلام الصلوۃ معراج المومنین بعد از صلوۃ
تلاوت القرآن الصوم جنۃ من النار وحسن الایمان اسکا معنا
کا دیدار سو موناں کا نماز اللہ سوں باتاں کرے سو قرآن کا تلاوت اللہ سوں
وجود میں خدا کا دیدار پنا اللہ کوں نیں دیکہے سو ۔ دوزخ اللہ کوں دیکہتے
رہنا سو روزہ اسکے دیک میں آپکوں بسرنا سو ایمان۔ اے عزیز اتیاں بنا
مسلمانی تے کوں سنو جیکوئی کفر چھوڑ کو محمد کے دین آئے تو حضرت جمال تو بے پردہ

ظاہر یو ترتیب سکلا ت ہے الشریعۃ اقوالی والطریقۃ افعالی و الحقیقۃ احوالی والمعرفۃ راس مالی اسکا معنا کلمہ پڑنا میرا شریعت نماز کرنا میرا طریقت روزہ رکھنا میرا حقیقت مال زکوٰۃ دینا معرفت کعبے کوں نیت بندنا میرا حج یو فعل کرے تو مسلمان ہوتا ہے اول کلمہ پڑیں ہور تسبیح سوں مشغول ہوئے۔ اسکا تقصیر نا کرے پاکی تن کی تو حاصل ہووے اے عزیز قال علیہ السلام یوں فرماتے ہیں الایمان اوّل الطریقۃ اوّلہا شہادۃ ان لا الٰہ الا اللہ اسکا معنی یہی کہ خدا کوں تحقیق کرے ہر یاں کوں نزدیک دنیاں کو چھوڑنا سو تھوڑا مرتبہ ہور لا الٰہ الا اللہ اول کے پیغمبراں ہور ولیاں دل کی زبان سوں بولے ہیں ہور دل کی انکھیاں سوں دیکھے اللہ کوں روح سوں نماز کرنا سر سوں روزہ رکھنا نور سوں زکوٰۃ دینا ذات سوں حج کرنا یو بات سننے میں نیں معلوم ہوتا پیغمبر دیکھے محمدؐ کے نور کوں دیکھنا سو کلمہ واقیموا الصلوٰۃ اس پر ثابت رہنا سو نماز الصوم وآتوا الزکوٰۃ اپنی ہستی سب لوٹانا سو زکوٰۃ برتنا سو حج قولہ تعالیٰ فلا رفث ولا فسوق ولا جدال فی الحج حقیقی قال علیہ السلام فرمائے ہیں موتوا قبل ان تموتوا اسکا معنا موت کی نشانی بتلاتے گذریا سو موت خدا کے بتاتے میں رہنا سو حیات قال علیہ السلام الانبیاء یصلون فی قبورھم اسکا معنا پیغمبراں نماز کئے ہیں اپنی گور میں یعنے تن سوں گور تجے معلوم ہوئیگا پھرتے توں جائیگا نمازیوں مو سو لوگاں سوں گور کا پرسش دوزخ کا عذاب اچھیگا۔ اے عزیز ایسا کوں مرد ہے خدا کی رہ میں جیو دیکر لیو لیگا۔ باد ارشانہ چوں دوائے تو منم

درکسے منگر چوں نشانے تو منم - گر بر سر کوئے من کشتہ شوی - شکرانہ بدہ کہ خون بہائے تو منم - اسکا معنی خدا کہا جیکوئی دردمندی ہوکر آئے تو دوائی میں کروں توں کہ منکر ہوا جوں آشنا توں میرا اگر میری رہ میں مارے جائیگا - اے عزیز اس بوج کوں پیر کامل ہونا مرید طالب دیدار ہونا خدا فرمایا ہے - حدیث قدسی میں فرمایا جعل الشیخ الکامل نافعاً للانسان کما جعل النبی اسکا معنا یک روز میں کامل مرشد نفع بخشنے ہارا جیوں نبی بخشتے تھے - سب عالم شفا پائے توں - پیر نسبت محمد پیر کامل مرید سچا قال علیہ السلام علماء امتی کانبیاء بنی اسرائیل اومعنا میری امت کے بوجے سو لوگاں انکے پیغمبراں استہ پچھینگے ~

خلاف پیمبر کسے رہ گزید
کہ ہرگز بمنزل نہ خواہد رسید

اسکا معنا نبی جیوں بوجے بغیر نا اپڑے وطن کوں - لے عزیز مرید صادق اچھے پیر کے ہوا کون امر خدا ہور رسول پیدا کیا ہے اپنے بوج کوں محمد کوں یہی ہے نصیحت کرنے کوں اس بات میں امام جعفر الصادق خوب فرمائے ہیں یہ کوں درکار ہے دس چیز سمجھنا سو اسپر فرض ہوتا ہے اول علم اچھے دانائی کا بوج کا دوئم سخاوت اچھے دل کا سوئم عمل اچھے دانائی کا چہارم مرید کے مال سوں طمع نا کرنا حرص کا پنجم نادانی کی بات نا کہے مرداں میں ششم عقل اچھے ہفتم شجاعت اچھے ہشتم یاد میں رہنا نہم حال پر حال کے ہو دہم سو بوجھ کا مالک ہووے

تمت تمام شد

فرہنگ

لفظ	معنی	لفظ	معنی
سگن	شگون	اجیالا	اجالا
کاڑا	گھورلراں	نیں	نہیں
نرگن	وہ چیز جو صفات بشری سے مبرا ہو	لک	لاکھہ
		میریاں	جمع میری (ق... میں صفت، صفـ... کی بھی جمع آتی ہـ...)
ماٹی	مٹی - خاک		
ہور	اور		
آنک	آنکھ	رک	رکھہ
نک	ناک	اے	یہ
بارا	(ہندی بیارا) ہوا	اچھنا	ہونا
پیلانا	پلانا	ناکو (نکو)	نہ - نہیں -
میلا	ملا	پہنے	پہنے
لگ	تک	باج	بغیر
بوی	بو	دسنا	دکھائی دینا
اپڑنا	پہنچنا	بیٹ	بیٹھہ
سوں	سے	پھنک	مطلق
یوں	کو	ہت	رضا - مرضی
تے	سے	ستی	سے
آپسکوں	اپنے کو	نا کر سک کو	نہ کر سک کر (قدیم... میں سکنا علاوہ امداد کے بطور اصل فعل کے بھی ہوتا تھا)
اپے	خود - اپنے		
اپسے اپے	خود بخود		
آنا	لانا		
کیاں	جمع کی	منا	منع
انگے	آگے		
دُسرا	دوسرا	بوجھے سو لوگاں	علما۔
تسرا	تیسرا		
اندھارا	اندھیرا		